١٢٤ ـ ١٢٦/١٧٠

☆دار الافتاء جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیانِ عظام ان مسائل کے بارے میں کہ:

(۱)ـ ہمارے ہاں یہ رواج ہے کسی کے ہاں انتقال ہو جائے تو آس پاس کے رشتہ دار میت کے اہلِ خانہ کے لیے کھانے کا انتظام کرتے ہیں، پھر ان کھانے کا انتظام کرنے والوں کے ہاں کسی کا انتقال ہو جائے تو، انہوں نے جن کے لیے کھانے کا انتظام کیا تھا، وہ بھی ان کے لیے کھانے کا انتظام کریں گے، اگر نہ کیا تو عرف میں اسے عار سمجھا جاتا ہے، اگر رشتہ داروں کو کھانے کا انتظام کرنے سے منع کیا جائے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں، ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

(۲)ـ میت کے گھر والے میت کے ایصالِ ثواب کے لیے پانچویں یا چھٹے دن کھانا کھلا سکتے ہیں؟

(۳)ـ مروجہ حیلہ اسقاط کا کیا حکم ہے؟ مثلاً میت کے ورثاء اور چند لوگ بیٹھ کر ایک دوسرے کو پیسے ہبہ کرتے ہیں، حیلہ اسقاط کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

المستفتی: عبد الحکیم درجہ موقوف علیہ

☆رابطہ نمبر: 03239187203

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)ـ میت کے گھر والوں کو حسبِ استطاعت میت کے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کی طرف سے ایک دن تک کھانا کھلانا ازروئے شریعت مستحب ہے، اس میں اس درجہ کا اہتمام کہ اس کو لازم سمجھا جائے، اور نہ کھلانے پر عار دلائی جائے، یہ جائز نہیں، یہ بات واضح رہے کہ شریعت کے کسی حکم کو اس کے مرتبہ سے بڑھا دینا، یا گھٹا دینا، یہ دینِ حنیف میں تبدیلی کرنا ہے، لہٰذا مستحب کو لازم کا درجہ دینا، یہ کسی طرح بھی جائز نہیں۔

Scanned with CamScanner

(۲)۔ میت کے اہلِ خانہ کی طرف سے ایصالِ ثواب کی خاطر کسی خاص دن کی تعیین کے ساتھ مثلاً: تیسرے دن یا چالیسویں دن کھانا پکا کر لوگوں کو کھلانا، بدعت اور واجب الترک ہے، ایصالِ ثواب وقت کی تعیین کے بغیر کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے، اس میں وقت کی تعیین کرنا اور اسے لازم سمجھنا یہ بدعت ہے، ثواب کی خاطر صدقہ خیرات بھی کرسکتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ فقراء اور مساکین پر خرچ کیا جائے، کیونکہ وہ ضرورت مند ہیں۔

(۳)۔ مروجہ حیلہ اسقاط درست نہیں، حیلہ اسقاط کی صحیح صورت یہ ہے:

اگر کسی آدمی نے مرض وفات میں یہ وصیت کی کہ میری فوت شدہ نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کر دینا، تو اس صورت میں ورثاء پر واجب ہے کہ ترکہ میں سے ایک تہائی کے اندر پورا فدیہ ادا کریں، اگر میت کے ترکہ میں مال نہ ہو، یا ایک تہائی میں فدیہ کی ادائگی ممکن نہ ہو، اس صورت میں فقہائے احناف رحمہم اللہ تعالیٰ نے حیلہ اسقاط تجویز فرمایا ہے، حیلہ اسقاط درج ذیل شرائط کے ساتھ جائز ہے:

(۱)۔ میت کے ترکہ میں بالکل مال نہ ہو، یا ایک تہائی حصہ فدیہ کی ادائگی کے لیے ناکافی ہو۔

(۲)۔ جس رقم سے حیلہ اسقاط کیا جارہا ہے وہ کل ترکہ کے ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو، زیادہ ہونے کی صورت میں تمام بالغ ورثاء کی رضامندی ضروری ہے، اگر ورثاء میں کوئی وارث نابالغ ہے تو اس کی اجازت معتبر نہیں۔

(۳)۔ حیلہ اسقاط کرنے والا میت کا وارث ہو، یا وصی ہو، یا وکیل ہو، کسی اجنبی فضولی کی طرف سے جائز نہیں۔

(۴)۔ حیلہ اسقاط میں رقم مستحق کو دینا ضروری ہے، غنی، مجنون اور نابالغ کو دینا درست نہیں۔

(۵)۔ اگر میت کی فوت شدہ نمازوں اور روزوں کا علم نہ ہو تو بلوغت کے بعد کی تمام نمازوں اور روزوں کا حساب لگا کر ہر نماز اور روزہ کے بدلے میں فطرانہ کی قیمت فدیہ میں ادا کرنا ضروری ہے۔

(۶)۔ ولی اور فقیر کی طرف سے باقاعدہ ایجاب اور قبول کا پایا جانا ضروری ہے، اس میں جلدی نہ ہو، کہ ولی نے ابھی ایجاب مکمل ہی نہ کیا ہو اور فقیر پہلے سے ہی قبول کرلے۔

(۷)۔ حیلہ اسقاط کو سنت یا واجب کا درجہ دے کر تجہیز و تکفین کے ساتھ لازم نہ کیا جائے۔

جاری ہے۔۔۔

Scanned with CamScanner

وفي مرقاة المفاتيح:

"قال القاضي: المعنى من أحدث في الإسلام رأيا لم يكن له من الكتاب والسنة سند ظاهر أو خفي ملفوظ أو مستنبط فهو مردود عليه"

(كتاب الإيمان: باب الاعتصام بالكتاب والسنة: ١/ ٣٦٦، ط: مكتبة رشيدية)

"والأصل فيه أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صوما أو صدقة أو قراءة قرآن أو ذكرا أو طوافا أو حجا أو عمرة أو غير ذلك عند أصحابنا للكتاب والسنة"

(كتاب الحج: باب الحج عن الغير: ٣/ ١٠٥، ط: مكتبة رشيدية، كوئته)

وفي رد المحتار:

"ويكره اتخاذ الضيافة من الطعام من أهل الميت لأنه شرع في السرور لا في الشرور، وهي بدعة مستقبحة"

(كتاب الصلاة: باب صلاة الجنازة: مطلب في كراهة الضيافة من أهل الميت: ٣/ ١٧٥، ط: دار المعرفة، بيروت، لبنان)

وفيه أيضاً:

"وفي البزازية: ويكره اتخاذ الطعام في اليوم الأول والثالث وبعد الأسبوع ونقل الطعام إلى القبر في المواسم، واتخاذ الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلحاء والقراء للختم أو لقراءة سورة الأنعام أو الإخلاص. والحاصل أن اتخاذ الطعام عند قراءة القرآن لأجل الأكل يكره"

(كتاب الصلاة: باب صلاة الجنازة: مطلب في كراهة الضيافة من أهل الميت: ٣/ ١٧٥، ط: دار المعرفة، بيروت، لبنان)

جاری ہے۔۔۔

لما في ردالمحتار:

"ويستحب لجيران أهل الميت والأقرباء الأباعد تهيئة طعام لهم يشبعهم يومهم وليلتهم، لقوله - صلى الله عليه وسلم - «**اصنعوا لآل جعفر طعاما فقد جاءهم ما يشغلهم**» حسنه الترمذي وصححه الحاكم ولأنه بر ومعروف، ويلح عليهم في الأكل لأن الحزن يمنعهم من ذلك فيضعفون"

(كتاب الصلاة:باب صلاة الجنازة: مطلب في الثواب على المصيبة:٣/ ١٧٥، ط: دار المعرفة، بيروت، لبنان)

وفي **زاد المعاد** لابن قيم الجوزية:

"وكان من هديه صلى الله عليه و سلم أن أهل الميت لا يتكلفون الطعام للناس بل أمر أن يصنع الناس لهم طعاما يرسلونه إليهم وهذا من أعظم مكارم الأخلاق والشيم والحمل عن أهل الميت فإنهم في شغل بمصابهم عن إطعام الناس"

(فصل في التعزية وعدم الاجتماع لها:١/ ٥٠٨، تحقيق : شعيب الأرناؤوط- عبد القادر الأرناؤوط، ط: مؤسسة الرسالة - مكتبة المنار الإسلامية، بيروت، الطبعة الرابعة عشر ،١٤٠٧ - ١٩٨٦)

وفي **الصحيح للبخاري**:

"عن عائشة رضي الله عنها قالت : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم:

﴿من أحدث في أمرنا هذا ما ليس فيه فهو رد﴾

(كتاب الصلح:باب إذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود، رقم الحديث:٢٦٩٧، صـ:٤٤٠، ط: دار السلام، رياض)

جاری ہے---

Scanned with CamScanner

وفي مراقي الفلاح:

"وإن لم يف ما أوصى به" الميت "عما عليه" أولم يكف ثلث ماله أو لم يوص بشيء وأراد أحد التبرع بقليل لا يكفي فحيلته لإبراء ذمة الميت عن جميع ما عليه أن "يدفع ذلك المقدار" اليسير ليسير بعد تقديره لشيء من صيام أو صلاة أو نحوه ويعطيه "للفقير" بقصد إسقاط ما يريد عن الميت "فيسقط عن الميت بقدره ثم" بعد قبضه "يهبه الفقير للولي" أو للأجنبي "ويقبضه" لتتم الهبة وتملك "ثم يدفعه" الموهوب له "للفقير" بجهة الإسقاط متبرعا به عن الميت "فيسقط" عن الميت "بقدره" أيضا ."ثم يهبه الفقير للولي" أو للأجنبي "ويقبضه ثم يدفعه الولي للفقير" متبرعا"

(كتاب الصلاة: باب قضاء الفوائت:٢/ ١٦٠، ط:مكتبة رشيدية، كوئته)

وفي رسائل ابن عابدين:

"ويجب الاحتراز من بقاء الصرة بيد الفقير أو الوصي بكل مرةٍ يصير استلامها لكل منهما، ليتم الدفع أو الهبة بالقبض والتسليم في كل مرة، ويجب الاحتراز ايضاً عن إحضار قاصرٍ أو معتوه أو رفيقٍ أو مدبرٍ"(الرسالة:منحة الجليل ذيل شفاء العليل وبل الغليل:١/ ٣٨،٣٩ـ ط:المكتبة الأزهرية)فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: عثمان غني عفي عنه

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية كراتشي

٢٨/ ٠٢/ ١٤٤٣هـ٠٦/ ١٠/ ٢٠٢١م

الجواب صحیح

٢٩/٢/١٤٤٣ھ

الجواب صحیح

٢٩_٢_١٤٤٣ھ